استفتاء

حدیثِ نبوی کا مفہوم ہے کہ یہود کھاتے ہوئے خاموش رہتے تھے، آپ ﷺ نے ان کی مخالفت کا فرمایا اور مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ کھانا کھاتے ہوئے بات کیا کرو او کما قال علیہ السلام۔

طالبعلمانہ اشکال یہ ہے کہ آقا کی زبان سے جو بات بھی نکلی وہ لزوماً دین ہے، لہذا یہ کہنا درست ہے کہ آقا کے دستر خوان پر دین کی بات ہوتی تھی، ہمیں بھی دستر خوان پر دین کی بات کر لینی چاہیے؟

مستفتی: مفتی احسن عزیز صاحب

الجواب باسم ملہم الصواب

واضح رہے کہ فقہاءِ کرام نے اس بات کی تصریح فرمائی ہے کہ کھانا کھاتے وقت خاموش نہیں رہنا چاہیے، بلکہ دین کی کوئی بات یا نیک لوگوں کے واقعات کا تذکرہ کرتے رہنا چاہیے، لہذا کھانا کھاتے ہوئے مکمل خاموشی اختیار کرنا مکروہ ہے اور دینی گفتگو کرنا بلا کراہت جائز ہے، تاہم مہتم بالشان امورِ دینیہ جو کامل توجہ چاہتے ہیں (تعلیم و تعلّم اور فتاویٰ وغیرہ) انہیں سرسری انداز میں دستر خوان پر نمٹا دینا ان کی شان کے منافی ہے۔

الهندية(345/5)

يكره السكوت حالة الأكل؛ لأنه تشبه بالمجوس، كذافي السراجية. ولا يسكت على الطعام ولكن يتكلم بالمعروف وحكايات الصالحين، كذافي الغرائب.

واللہ اعلم بالصواب

عمار یاسر شاہ عفی عنہ

کتبہ: عمار یاسر شاہ عفی عنہ

دار الافتاء: صادق آباد

5/ذی قعدہ 1440ھ بمطابق 9/جولائی 2019ء

دستخط: **مفتی محمد ابراہیم** صاحب مدظلہ

دار الافتاء صادق آباد
فتویٰ نمبر 58/13
مورخہ ۵/۱۱/۱۴۴۰ھ
الفلاح ٹاؤن صادق آباد اسلامی جمہوریہ پاکستان

دستخط: **مفتی طارق بشیر** صاحب مدظلہ

دار الافتاء صادق آباد
نائب مفتی
الفلاح ٹاؤن صادق آباد اسلامی جمہوریہ پاکستان

الجواب صحیح
طارق بشیر عفی عنہ
۷/۱۱/۱۴۴۰ھ

دستخط: **مفتی احسن عزیز** صاحب مدظلہ

دار الافتاء صادق آباد
نائب مفتی
الفلاح ٹاؤن صادق آباد اسلامی جمہوریہ پاکستان

الجواب صحیح
احسن عزیز
۵/۱۱/۱۴۴۰ھ

نوٹ: ۱۔ جواب سوال کے مطابق ہے۔ صحتِ سوال کی ذمہ داری مستفتی پر ہے۔
۲۔ ادارہ کسی بھی قانونی و غیر قانونی کارروائی کی صورت میں کسی بھی قسم کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی فریق بنے گا۔

Scanned by CamScanner